© rasailojaraid.com

مولانا عبداللطیف مدنی
استاذ الحدیث جامعہ عربیہ چنیوٹ

طالب علم کے لیے وصیت کرنے کا بیان

بابُ مَا جَاءَ فِی الْاِسْتِیْصَاءِ بِمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ

حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیعٍ نا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفرِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ قَالَ کُنَّانَاتِیْ اَبَا سَعِیْدٍ فَیَقُوْلُ مَرْحَبًابِوَصِیَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ لَکُمْ تبعٌ وَ اِنَّ رِجالاً یَّاْتُوْنَکُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ یَتفقَّهُوْنَ فِی الدِّیْنِ وَاِذَا اَتَوْکُمْ فَاسْتَوْصُوْابِهِمْ خَیْرًا قَالَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ کَانَ شُعْبَةَ.

یُضَعِّفُ اَبَاهٰرُوْنَ الْعَبْدِیَّ قَالَ یَحْیَی وَمَازَالَ ابْنُ عَوْنٍ یَرْوِیْ عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ حَتّٰی مَاتَ وَاَبُوْ هٰرُوْنَ اِسْمُهٗ عُمَارَةُ بْنُ جُوَیْنٍ

ترجمہ: ابوہارون کہتے ہیں کہ ہم ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس (علم سیکھنے کے لیے) جایا کرتے تھے تو وہ فرماتے ''مرحبا''یعنی میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق خوش آمدید کہتا ہوں۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تمہارے (یعنی صحابہ کے) تابع ہیں اور بہت سے لوگ دین سمجھنے کے لیے اطراف عالم سے تمہارے پاس آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں گے تو ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا۔

تشریح: صحابہ کرام کو یہ بتانا مقصود ہے کہ میرے بعد چونکہ تمہاری ہی ذات دنیا کے لیے رہبر ورہنما ہوگی اور تمہی لوگوں کے پیشوا اور مقتدا بنو گے اس لیے دنیا بھر کے لوگ تمہارے پاس میری احادیث اور علم دین حاصل کرنے آئیں گے لہذا تمہیں چاہیے کہ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرو۔ ان کی تربیّت اور نگہداشت میں کوتاہی نہ کرو اور ان کے ساتھ شفقت ومحبت کا برتاؤ اختیار کرو۔

علم کے اٹھ جانے کا بیان (بَابُ مَاجَاءَ فِیْ ذِهَابِ الْعِلْمِ)

حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیُّ نا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِ وبْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَایَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَتْرُکْ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رَءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْاوَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةُ وَزِیَادِبْنِ لَبِیْدٍ هٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرَوٰی وَ هٰذَاالْحَدِیْثُ الزُّهْرِیُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

النَّبِیِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ھٰذَا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کو (آخر زمانہ میں) اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں (کے دل و دماغ سے) اسے نکال لے بلکہ علم کو اس طرح اٹھالے گا کہ علماء کو (اس دنیا سے) اٹھائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے لہٰذا وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِیْ مُعَاوِیَۃُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرِبْنِ نُفَیْرٍ اَبِیْہِ جُبَیْرِبْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَآءِ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِہٖ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا اَوَانٌ یُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰی لَا یَقْدِرُوْا مِنْہُ عَلٰی شَیْءٍ فَقَالَ زِیَادُبْنُ لَبِیْدِ الْاَنْصَارِیُّ کَیْفَ یُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْاٰنَ فَوَاللّٰہِ لَنَقْرَءَ نَّہٗ وَلَنُقْرِأَنَّہٗ نِسَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ نَا قَالَ ثَقِلَتْکَ اُمُّکَ یَا زِیَادُ اِنْ کُنْتُ لَاَعُدُّکَ مِنْ فُقَھَآءِ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ .ھٰذِہِ التَّوْرٰۃُ وَالْاِنْجِیْلُ عِنْدَالْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی فَمَاذَاتُغْنِیْ عَنْھُمْ قَالَ جُبَیْرٌ فَلَقِیْتُ عُبَادَۃَبْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْمَعُ مَایَقُوْلُ اَخُوْکَ اَبُوالدَّرْدَآءِ فَاَخْبَرْتُہٗ بِالَّذِیْ قَالَ اَبُوالدَّرْدَآءِ قَالَ صَدَقَ اَبُوالدَّرْدَآءِ اِنَّ شِئْتَ لَاُحَدِّثَنَّکَ بِاَوَّلِ عِلْمٍ یُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوْعُ یُوْشِکُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَامِعِ فَلَا تَرٰی فِیْہِ رَجُلاً خَاشِعًا ھٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَمُعَاوِیَۃُ بْنُ صَالِحٍ ثِقَۃٌ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا تَکَلَّمَ فِیْہِ غَیْرَ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدِ الْقَطَّانِ وَقَدْرُوِیَ عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ صَالِحٍ نَحْوَھٰذَا وَرَوٰی بَعْضُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرِبْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ آپ نے آنکھ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ علم لوگوں سے لیا یعنی اٹھالیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہوں گے (اس پر) حضرت زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ علم ہم سے کس طرح کھینچ لیا جائے گا حالانکہ ہم نے تو قرآن کو بھی پڑھا ہے۔ پس اللہ کی قسم ہم اس کو ضرور پڑھیں گے اور ہم اپنی عورتوں اور بچوں کو ضرور پڑھائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''زیاد''، تمہیں تمہاری ماں گم کردے، میں تو تمہیں مدینہ کے لوگوں میں بڑا سمجھدار سمجھتا تھا۔ کیا تورات اور انجیل یہود و نصاریٰ کے پاس نہیں ہے لیکن انھیں کیا فائدہ پہنچا؟ جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میری عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ آپ کے بھائی ابودرداء رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں پھر انھیں ان کا قول بتایا تو انھوں نے فرمایا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا اور اگر تم چاہو تو میں تمھیں بتا سکتا ہوں کہ علم میں سے سب سے پہلے کیا اٹھایا جائے گا، وہ خشوع ہے۔ عنقریب ایسا ہوگا کہ تم کسی جامع مسجد میں داخل ہوگے اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پوری مسجد میں ایک خشوع والا آدمی بھی نہیں پاؤ گے۔

تشریح: حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اللہ رب العزت علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ علماء کے سینوں سے علم کو نکال لیں۔ اگر چہ اللہ تعالیٰ علم کو سینوں سے نکالنے پر قادر ہیں لیکن اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قدرت کے باوجود ایسا نہیں کریں گے بلکہ اس کی صورت یہ ہوگی کہ علماء ختم ہوجائیں گے اوران کی جگہ پُر کرنے کے لیے علماء پیدا نہ ہوں گے اورعلماء کی جگہ جہلاء بیٹھیں گے اور گمراہی پھیلائیں گے۔

آج کل یہ المناک حادثہ دیکھا جا رہا ہے کہ عام مسلمان تو کجا بڑے بڑے علماء کی اولادیں بھی علمِ دین سے محروم ہیں اور انھوں نے صرف عصری علوم کے حصول کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا ہے۔ میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے ہی اُن کا نصب العین ہوکر رہ گیا ہے۔ عصری علوم سے استفادہ کوئی بُری بات نہیں لیکن دین سے بے گانہ ہوکر کوئی بھی مثالی مسلمان نہیں بن سکتا۔ یہ دین دار طبقے کی غفلت اور لاپروائی کا نتیجہ ہے کہ اُن کی اولادوں میں دین مغلوب ہورہا ہے اور دنیا غالب آرہی ہے۔ بے داڑھی اور بے نماز علانیہ فاسقوں میں اضافہ ہورہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت عطاء فرمائے اور سچا مسلمان بنادے۔ (آمین)

سوال: اس حدیث سے تو یہی ظاہر ہے کہ علم سینوں سے نہیں نکالا جائے گا لیکن بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم سینوں سے نکال لیا جائے گا یہ تو احادیث میں تعارض ہوگیا؟

جواب: دونوں طرح کی روایتوں میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ شروع میں رفع علم کی صورت یہ ہوگی کہ علماء رخصت ہوتے جائیں گے اوران کے ساتھ علم سینوں سے محو کردیا جائے گا۔ وہ اچانک قیامت کے قریب ہوگا۔ اس لیے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کوئی مومن باقی رہے گا۔ حاصل یہ ہے کہ دونوں صورتیں دو وقت میں ہوں گی، اس لیے کوئی تعارض نہیں۔

قارئین متوجہ ہوں

قارئین کی طرف سے اکثر یہ شکایت موصول ہوتی ہے کہ ہمیں سالانہ چندہ ختم ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملی اور رسالہ بند کردیا گیا ہے۔ اس شکایت کے ازالے اور قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتا کے اوپر مدت خریداری درج کردی گئی ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ درج شدہ مدت کے مطابق اپنا سالانہ چندہ ارسال کرکے اگلے سال کی تجدید کرالیں۔ کئی قارئین کا زرتعاون سالانہ نومبر اور دسمبر ۲۰۰۸ء میں ختم ہورہا ہے۔ انہیں نومبر ۲۰۰۸ء کا شمارہ ارسال کیا جارہا ہے۔ براہِ کرم ماہ نومبر میں ہی اپنا سالانہ زرِتعاون ۲۰۰ روپے ارسال فرمادیں۔ بصورت دیگر آئندہ شمارے کے لیے معذرت! (سرکولیشن منیجر)

''نقیب ختم نبوت'' کی ترسیل اور دیگر معلومات کے لیے رابطہ نمبر: 0300-7345095

© rasailojaraid.com